سلام

مولانا جاوید اجتہادی

زینبؑ کے پسر پیاس سے گھبرائے ہوئے ہیں
دو پھول دمِ صبح سے مرجھائے ہوئے ہیں

دھڑکن دلِ اصغرؑ میں ہے کیا بعد قضا بھی
اب تک شہہؑ دیں لاش کو لپٹائے ہوئے ہیں

حضرتؑ کا یہ نقشہ ہے کہ غش آتے ہیں پیہم
اکبرؑ جو کلیجہ پہ سناں کھائے ہوئے ہیں

دنیا کی کسی شے سے شہیدوں کو نہیں کام
سب گردِ بیاباں کے کفن پائے ہوئے ہیں

حرؑ ساتھ رفیقوں کے ہوا شہہؑ کا قدم بوس
یہ چاروں حضوری کا شرف پائے ہوئے ہیں

قاسمؑ پسرِ سعد سے کہتے تھے دمِ جنگ
اب ان کو بلا جو ترے بلوائے ہوئے ہیں

آپس میں یہ کہتے تھے رفیقانِ شہہؑ دیں
یاں دیر سے حوروں کے پیام آئے ہوئے ہیں

جاویدؔ یہی وقت ہے دل کھول کے پڑھ لے
احباب جو ہیں خاص وہ سب آئے ہوئے ہیں

نوحۂ سقّائے سکینہؑ

دعبلؔ ہند انیسؔ نوحہ مولانا سید فرزند حسین ذاخرؔ اجتہادی

جب رن میں گرا خاک پہ سقائے سکینہ
ہر زخم سے آتی تھی صدا ہائے سکینہ

گویا یہ بھتیجی سے بیاں کرتے تھے عباسؑ
کیا لے کے چچا خیمے میں اب آئے سکینہ

مشکیزہ چھدا تیر سے، محنت ہوئی برباد
پانی کے لئے ہاتھ بھی کٹوائے سکینہ

دل میں یہ سمجھ لینا کہ باقی نہیں عباسؑ
ڈوبا ہوا خوں میں جو علم آئے سکینہ

کوشش تو بہت کی پہ نہ دی موت نے مہلت
قسمت میں یہ پانی ہی نہ تھا ہائے سکینہ

یہ کہہ کے گرے گھوڑے سے عباسؑ علم دار
تربت سے بھی آئے گی صدا ہائے سکینہ

سر پیٹنا، رونا نہ چچا کے لئے بیٹا!
جب خیمے میں یہ غم کی خبر آئے سکینہ

بھولیں گے نہ دل سے کبھی ہم پیاس تمہاری
ہر ہچکی میں آئے گی صدا ہائے سکینہ

ذاخرؔ میں بیاں کیا کروں عباسؑ کی حالت
دنیا سے اٹھے کہتے ہوئے ہائے سکینہ